

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ 11 ستمبر 2013ء بمطابق 04 ذیقعد

1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر نو منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

وَالْعَصْرِ ○ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ○ إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ -

(ترجمہ): عصر کی قسم۔ کہ انسان نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور

آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

الْعَالَمِينَ -

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: آج کچھ سوالات کے جوابات ہیں خاصکر پبلک ہیلتھ کے حوالے سے، تو میں جناب قیومس خان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنا کونسیجین ایوان میں پیش کریں۔

جناب قیومس خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 213۔

جناب سپیکر: جی۔

* 213 _ جناب قیومس خان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دور حکومت میں سال 2008 تا 2013 کا ڈسٹرکٹ فنڈ ممبران اسمبلی کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-86 سوات کیلئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا تھا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں سال 2008 تا 2009 ڈسٹرکٹ فنڈ متعلقہ یونین کونسل ناظمین کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا تھا۔

(ب) سال 2010 تا 2013 PK-86 سوات کے فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے جو کہ ممبران اسمبلی کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا تھا۔

1- 2010-11 رقم: 5000000 روپے

2- 2011-12 رقم: 4998200 روپے

3- سابقہ فنڈ برائے سال 2011-12 رقم: 5374000 روپے

4- 2012-13 رقم: 6280000 روپے

کل رقم: 21652200 روپے

جناب قیومس خان: جناب سپیکر، دہی سوال ما تہ جواب ملاؤ شوے دے جی، نور خہ انفارمیشن مپی پکبنی پکار دی خو هغه به زه د محکمې نه پخپله راواخلم او نور په دې باندي زور نه اچوم۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر! ضمنی سوال دے جی زما۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ یہ دوسرا ہے جناب مظفر سید صاحب۔ مظفر سید صاحب! ایک منٹ، یہ احمد بہادر۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، دا کوئسچن نمبر 213 قیاموس خان صاحب پیش کرے وو چہ کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ گزشتہ دور میں ڈسٹرکٹ فنڈ ممبران اسمبلی کی مرضی کے مطابق خرچ کیا جاتا رہا ہے؟ د دہی جواب جی راغلی دے چہ او جی، دا تیر شوی 2008 نہ 2009 پوری د ناظمینو مطابق وو او د ہغی نہ بعد دوئی بیا وائی چہ د ممبرانو مطابق خرچ شوے دے، ہغہ پہ دیکہنی لیکلی شوی نہ دی۔ جناب سپیکر صاحب، زما سوال دا دے ضمنی چہ تیر شوی گورنمنٹ کبھی چہ کوم دسترکت فنڈ وو، تیر شوی حکومت بہ ہغہ فنڈ بیا متعلقہ ایم پی اے گانولہ ور کرے وو، وئیل ئے چہ یرہ دا تاسو لگوئی، پہ خیلو خیلو حلقو کبھی ئے لگوئی۔ کہ د اپوزیشن ممبران وو نو ہغوی لہ ئے ہم ور کرے وو، کہ د گورنمنٹ ممبران وو نو ہغوی لہ ئے ہم ور کرے وو، اوس لا پتہ نہ لگی بل کوئسچن راروان دے، پہ ہغی کبھی بہ بیا مونر۔ دا تپوس وکرو چہ آیا گورنمنٹ بلدیاتی الیکشن کوی یا نہ کوی؟ جناب والا، چہ د کومی پوری بلدیاتی الیکشن نہ وی او ناظمان یا کونسلران نہ وی راغلی، آیا دا فنڈ بہ تاسو اپوزیشن والا لہ ہم ور کوئی کہ نہ دا صرف خیل گورنمنٹ ممبرانو لہ بہ ئے ور کوی؟

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دا خوف ریش کوئسچنز دی دا دوارہ او زہ وایم کہ دوئی دا اسمبلی ریکارڈ بانڈی دغہ Proper wording ئے وکری، Coin کری دا کوئسچنز او وئے کری نو تفصیلی جواب بہ ورتہ ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ سوال نمبر 295، جناب مظفر سید صاحب۔

* 295 _ جناب مظفر سید: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ایم ایم اے دور حکومت میں ضلع دیرپائیں کے حلقہ PK-95 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت واٹر سپلائی سکیم بادرین کی منظوری دی گئی تھی جو کہ گزشتہ دور حکومت میں بورنگ، ٹیوب ویل کی عمارت، ٹینکی اور پائپ لائن بچھا کر کام مکمل کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر حکومت کے کروڑوں روپے خرچ ہونے کے باوجود علاقے کے عوام پانی کی سہولت سے مستفید نہیں ہو رہے ہیں اور تاحال نامکمل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2006 تا 2008 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں واٹر سپلائی سکیم بادرین کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی اور تاحال کتنی رقم خرچ کر کے مکمل کی گئی ہے۔ سول ورکس، بجلی سپلائی، پائپ لائن اور دوسرے ضروری کاموں پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل آئٹم وائز الگ الگ بتائی جائے؛

(ii) مذکورہ سکیم میں کتنے کنوؤں کی بورنگ ہوئی، ٹیوب ویل سے مین ٹینکی تک بچھائی گئی پائپ لائن کے سائز اور لمبائی کی تفصیل اور مین پائپ لائن اور ٹینکی کی تعمیر پر اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ سکیم کن کن افسران کی زیر نگرانی شروع اور مکمل کی گئی، ان کے نام، عہدہ، پتہ اور تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ سکیم کو چالو اور کارآمد بنانے کیلئے مزید کتنی رقم کی ضرورت ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) ایم ایم اے دور حکومت میں ضلع دیرپائیں کے حلقہ PK-95 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت آبپاشی منصوبہ بادرین کامیاب کی منظوری دی گئی تھی، جس میں گزشتہ دور حکومت میں بورنگ، ٹیوب ویل کی عمارت، ٹینکی اور پائپ لائن کا کام مکمل کیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ سکیم دو حصوں پر مشتمل ہے اور اس پر کل 20.725 ملین روپے لاگت آئی ہے۔ اس سکیم کا ایک حصہ یعنی کامیاب ویل، پائپ لائن، ٹینکی وغیرہ مکمل اور چالو حالت میں ہے اور لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ البتہ مذکورہ سکیم کے بادرین حصے میں معمولی نوعیت کا کام باقی ہے جو کہ ایک ماہ کے اندر مکمل کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار کی ضمانتی رقم محکمہ ہذا کے پاس موجود ہے۔ محکمہ واپڈا (پیسکو) کو ٹرانسپارمر

کی رقم مبلغ -/776914 روپے بذریعہ چیک نمبر 324660 مورخہ 07-06-2010 کو ادا کی جا چکی ہے مگر تاحال ٹرانسفار مروجہ وغیرہ کی تنصیب باقی ہے جس کیلئے پیسکو کو بار بار یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔

(ج) (i) سال 2006 تا 2008 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت منصوبہ مذکورہ کیلئے 20.725 ملین روپے مختص کئے گئے۔ منصوبہ مذکورہ DWSS Kombat & Badin Kalay Dir (L) اور ADP No. 239/60372 (2006-07) کی آئٹم وائز خرچ شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1)	ٹیوب ویل	2 عدد	=/1.181 ملین روپے
(2)	سول ورک / پمپ ہاؤس	2 عدد	=/0.696 ملین روپے
(3)	پمپنگ مشینری	3 عدد	=/1.585 ملین روپے
(4)	بیرونی بجلی (ٹرانسفارمر)	2 عدد	=/1.606 ملین روپے
(5)	رائزنگ مین	2 عدد	=/2.392 ملین روپے
(6)	سٹورج ٹینک	2 عدد	=/0.684 ملین روپے
(7)	پائپ لائن	2 عدد	=/12.482 ملین روپے

(ii) مذکورہ سکیم میں دو عدد ٹیوب ویلز کی بورنگ ہوئی ہے۔ ٹیوب ویل سے سٹورج ٹینک تک چھانچ قطر کی دو ہزار فٹ پائپ بچھائی گئی ہے۔ اس پر 1.291 ملین روپے لاگت آئی ہے اور سٹورج ٹینک کی مرمت پر 0.113 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(iii) مذکورہ منصوبہ درج ذیل افسران کی نگرانی میں شروع اور مکمل ہوا ہے:

(1)	فضل سبحان	ایکسیشن ریٹائرڈ
(2)	سرفراز جہاں	ایکسیشن حال ایس ای بنوں
(3)	جہانزیب	ایس ڈی او حال فانا
(4)	صاحب زرین	سب انجینئر حال تیمرگرہ

مذکورہ منصوبہ کو چالو کرنے کیلئے بیرونی بجلی بزمہ واپڈاپیسکو تنصیب باقی ہے جس کیلئے پہلے ہی ادائیگی کی جا چکی ہے، نیز مزید رقم کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 295 (الف) (ب) (ج)۔
 زما جی ضمنی سوال دا دے چہ ما چہ کوم انفارمیشن غوبنتلی دی نو ہغہ خو
 ئے دلته د الفاظو ہیر پھیر کرے دے۔ د افسوس خبرہ دا دہ سپیکر صاحب چہ د
 2002 نہ د 2007 پورے چہ کومہ اسمبلی وہ، د ایم ایم اے دور کبھی چہ کوم
 سکیمونہ منظور شوی دی Still ہغہ Incomplete پراتہ دی۔ بل پیریڈ ورپسہ ہم
 تیر شو، د گورنمنٹ پیسہ دغہ شان ضائع شوہ۔ وا پدا ہم پہ دیکبھی، د ہغوی پہ
 Part باندہی ہم کمے دے، ہغوی ہم کمے کرے دے خو مونر دا تپوس کوؤ سپیکر
 صاحب چہ پہ کرورونو روپی دغہ شان خرچ شوے دی، د ہغی Output نشته،
 سکیمونہ خراب شو، پبلک ہیلتھ پہ دیکبھی ہیخ شہ Expedite کری نہ دی نو پہ
 ”دی باندہی بہ زما ریکویسٹ دا وی چہ یواخی دا نہ“ بلکہ اس کو بنیاد رکھتے ہوئے پورے
 صوبے کا ایک جائزہ لیا جائے کہ کروڑوں روپے کیوں خرچ ہوئے، کیسے خرچ ہوئے اور ان کا Output کیا
 ہو گیا؟ لوگ پانی کیلئے ترس رہے ہیں اور وہ صرف ٹی اے / ڈی اے لے رہے ہیں، ایم اینڈ آر کے فنڈز لے
 رہے ہیں، اس میں وہ مزے لے رہے ہیں، غریب عوام کے دکھ درد میں کوئی شریک نہیں ہوتا ہے تو میری
 ریکویسٹ یہ ہے کہ اس سوال کو بنیاد بناتے ہوئے اس میں انکو آری آرڈر کریں اور اس میں پورے صوبے کا
 پوچھا جائے۔ میری یہی ریکویسٹ منسٹر صاحب سے ہوگی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مفتی صاحب! اس کے متعلق ہے؟

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

مفتی سید جانان: ضمنی سوال دے، ہم د دی متعلق بہ خامخا وی خودا لکہ مظفر
 سید صاحب جی چہ خنگہ خبرہ و کرہ، ہم دغہ شان خبرہ دہ۔ دا (ب) جز کبھی جی
 تاسو و گورئی، دوئی وائی "آیہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم پر حکومت کے کروڑوں روپے

خرچ ہونے کے باوجود علاقے کے عوام پانی کی سہولت سے مستفید نہیں ہو رہے ہیں؟"، جواب کبني جي دوئ ليڪي: محکمہ واڀڙا ڪوٽرانسفارمر کي مرمت مبلغ فلاں بڙريه چيڪ نمبر فلاں -06-25، 2010، په 2010 باندي جي واڀڙي ته ئي پيسي استولي دي، 2010، 2011، 2012 او 2013 په شروع ڪيدو باندي ده، تر اوسه پوري مطلب دا دے واڀڙي والا ترانسفارمر ونه لگولو۔ دا جي يواڃي د دي ڄائے مسئلہ نه ده، د هرايم پي اے حلقي کبني لس پينخلس، اته او شپڙ سکيمونه به داسي وي چي د هغي به پينخه پينخه ڪالونه ڪيري، واڀڙي والا ته به وائي چي ترانسفارمر ولگوي، پيسي مې ورکري دي او ترانسفارمر به نه لگوي۔ زما به دا گزارش وي چي د قومي خزانې ڊيري لوئي روپي په دي باندي خرچ شوي دي، دي ته د يو خاص ڪميٽي جي دلته جوڙه ڪرلي شي او دا سوال د جي ڪميٽي ته واستولي شي چي دا پيسي د ضائع ڪولو نه بچ شي۔

جناب احمد خان بهادر: سپيڪر صاحب! زما يو ضمني سوال دے۔

جناب سپيڪر: جناب شاه فرمان خان جي۔

جناب احمد خان بهادر: سر! زما يو سوال دے۔

وزير پبلڪ هيلٿ انجنيئرنگ: جناب سپيڪر!

جناب احمد خان بهادر: شاه فرمان خان! يو منٽ۔ تهينڪ يو، مسٽر سپيڪر۔ سر، 295 ڪونسلر مظفر سيد صاحب ڪرے دے، زه د مفتي صاحب سره اتفاق ڪوم جي، دا ڪونسلر جي مهرباني وڪري ڪميٽي ته ئي ريفر ڪري ڇڪه چي مونڙ په خپل PK-24 چي زما زره حلقه وه، په هغي کبني مونڙ په شيخانو ڪلي کبني ٽيوب ويلي مڪمل ڪري وي او تر اوسه پوري ئي هغه چالو ڪري نه دي۔ مونڙ په نوديهه طورو ممتاز آباد کبني ڪهلاڙ ڪري وو جي، هغه تر اوسه پوري نه دي شوي۔ په طورو کبني مونڙ بل ڪرے وو، فنڊونه ورته ٽول تلي دي، واڀڙا ته پيمنتونه شوي دي۔ په مهو ڊهيري کبني جي مونڙ ڪري وو، هلته په خپله زره حلقه کبني، په خواجه رشڪي کبني مونڙ ڪري وو بلڪه اوس پڪبني بعضي داسي شوي دي جي چي د هغي د پارھ هغه زمڪه خلقو ورکري ده، د هغي خلقو سره زمونڙ Commitment شوي وو، اوس زمونڙ موجوده ممبران صاحبان هغه د هغه

خائے نہ شفٹ کوی بل خائے تہ، نو زما گزارش دا دے چہ دا خو ہغہ وخت ہم مونر پہ Need basis بانڈی کری وو، د خلقو ضرورت تہ مو کتلی وو او د ہغوی د ضرورت مطابق مو کری وو۔ زما گزارش دا دے جی چہ مہربانی وکری دا سوال کمیٹی تہ ریفر کری خکہ چہ دہی واپدا تہ دیر زیات 'پیمنٹونہ' شوی دی او ہغہ تیوب ویلہ چہ تہ تائم بانڈی چالو نہ شی او د ہغہ صفا یانی ونہ شی نو ہغہ تیوب ویل خراب شی، ہغہ ختم شی نو چہ د واپدہ ہغہ متعلقہ خلق ہم دہی لہ را او غوبنتلی شی او مونر ہم تلے شو او زمونر د ملگرو، د چا چا شہ اعتراضات وی چہ پہ ہغہ تائم سرہ پیش شی۔ تہینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اس کے بعد آپ، اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔ اگر منسٹر صاحب مطمئن نہ کر سکے تو آپ بات کر لیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: واپڈا کے حوالے سے جو تحفظات ہیں اور جو باتیں کی گئی ہیں، یہ بالکل درست ہیں۔ میں نے ڈیپارٹمنٹ میں لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر جو میری Findings ہیں، وہ یہ ہیں کہ Payment کے بعد Average ڈھائی سال واپڈا کا ٹائم لائن ہے کہ ڈھائی سال بعد وہ ٹرانسفر مر فراہم کرتا ہے۔ اس کے اندر یہ نقصان ہو جاتا ہے کہ اگرچہ مہینے سال کے اندر کوئی سکیم 'کمپلیٹ' ہو جائے تو ڈیڑھ سال اگر وہ ٹرانسفر مر کا انتظار کرے تو وہ پائپ ہیں، مشینیں ہیں، وہ بھی خراب ہو جاتی ہیں، پائپ Rusted ہو جاتے ہیں اور جو سب سے بڑا نقصان ہے، وہ یہ ہے کہ Water contaminated ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں تو واپڈا کا یہ Criminal negligence ہے۔ میں بالکل Agree کرتا ہوں، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں اور واپڈا احکام سے اس پر بات کی جائے (تالیاں) کہ وہ کیوں یہ نہیں کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کیا Opinion ہے؟ منسٹر لاء۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، کمیٹی کے حوالے کریں اس کو؟

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دوسرا جو کوسچن نمبر 295 ہے، اس کے اندر جو Statistical details ہیں، اگر یہ مظفر سید صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ الفاظ کی ہیرا پھیری ہے تو اس کے اندر میں انکوائری آرڈر کرتا ہوں کہ صحیح Statistics سامنے لائی جائیں کہ جس نے بھی اگر کوئی Negligence کی ہے، جس کا بھی قصور ہے تو اس کے ساتھ اسی طرح Treat کیا جائے۔ میرے ڈیپارٹمنٹ میں انصاف ہوگا، I will deal them ruthlessly، انکوائری آرڈر کرتا ہوں اس پر میں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: کمیٹی تہ لا پرو بالکل، کمیٹی شوہ او دویم چچی مظفر سید صاحب کو مہ خبرہ و کرہ، دھغی مطابق منسٹر صاحب بالکل Explain کرہ چچی یرہ شہ دھغی دغہ وی۔

ایک رکن: کمیٹیاں کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھو کمیٹیاں ہو جائیں گی، اس کو (سوال) مل جائیگا۔ کمیٹی ہو جائے تو یہ معاملہ اس میں چلا جائیگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے بتایا ہے، میں نے ہاؤس سے اس کی منظوری لے لی ہے، ہاؤس کے سامنے میں نے رکھا ہے کہ یہ کمیٹی کے حوالے کریں اور سارے ہاؤس کی یہ Commitment ہے نا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو، چونکہ ریکویسٹ بھی اپوزیشن کی طرف سے آئی تھی کہ یہ کمیٹی کے حوالے کر دیں اور اپوزیشن یہ سوال کرے کہ کمیٹی ہے کہ نہیں؟ تو بہتر ہے کہ وہ پہلے پتہ کرے کہ اگر کمیٹی نہیں ہے تو کوئی دوسرا راستہ اور اگر کمیٹی ہے تو کمیٹی کو (حوالہ کرنے کی) ریکویسٹ کرے۔ ہم نے آپ کی بات کے اوپر لیک کہا ہے، (تالیاں) ہم نے آپ کی بات پر لیک کہا ہے، آپ آپس میں مشورہ کر کے، آپ ریکویسٹ کریں، ہم حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: منور صاحب! منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! کیا یہ کمیٹیاں بھی ہم نے بنائی ہیں؟ سپیکر صاحب، شاہ فرمان صاحب تہ دا خبرہ کوی چچی کمیٹیانی بہ تاسو جو روئی، دا اپوزیشن نہ

جو روی، تاسو ته لا دومره هم معلومات نشته نو کم از کم ته خپل کسانو سره کښینه چې کمیتیا نې جو روی څوک؟

جناب سپیکر: میں تھوڑا Explain کروں جی۔ اس طرح ہے جی کہ کمیٹیاں تقریباً Proposal final ہو چکی ہے، میں تھوڑا اس پر احتیاط کرنا چاہ رہا تھا کہ سب کی Consensus ہو۔ اس پر میں نے تمام پارلیمانی لیڈرز کو اور تمام جو بھی ہیں، ان کو میں نے Onboard کیا ہوا ہے۔ دو تین الٹوز ہیں کہ میں Concerned لوگوں کے ساتھ بات کرونگا۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اس سیشن کے دوران وہ میں اناؤنس کروں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (تالیاں / شور) ایک منٹ جی۔ دیکھیں **کورم** کا بھی خیال رکھیں، ٹائم بھی۔ محمد علی شاہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! تاسو دا خبرہ و کچہ چہ پارلیمانی لیڈران Onboard اخستی شوی دی نو مونہر سرہ خو چا رابطہ نہ دہ کړې جی، کوم پارلیمانی لیڈر سرہ رابطہ شوې دہ؟ زما په خیال کہ بابک صاحب سرہ شوې وی یا بل چا سرہ، مونہر سرہ خو چا رابطہ نہ دہ کړې؟

جناب سپیکر: د هغې باره کښې، آپ کو باقاعدہ Official letter بھیجا گیا ہے اور آپ سے ہم نے Recommendations منگوائی ہیں اور ہمارے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! نہ ہم سے کوئی Recommendations مانگی گئی ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو لیٹر نہیں ملا؟ آپ مجھ سے ملیں اس کے بعد، تاکہ میں 'کنفرم' کروں کیونکہ ہم نے تمام پارلیمانی لیڈرز کو لیٹر بھیج دیئے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: ما ته نه دے ملاؤ شوے لیتہر۔

جناب سپیکر: میں 'کنفرم' کرتا ہوں۔ اچھا جی، Next Question جو ہے، اچھا جی، اس کے بعد Next Question۔ (مداخلت) کمیٹی میں آپ کو ڈالیں گے، جو بھی کونسن ہے آپ کا۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میرے حلقے میں ٹی ایم اے صوابی میں یو این ڈی پی فنڈ میں تین ٹیوب ویلز لگائے ہیں جو کہ انہوں نے اسی طرح ادھورے چھوڑ دیئے ہیں آخر میں۔ ٹی ایم اے سے پوچھا جائے یا کسی سے پوچھا جائے کہ آخر اس کا ذمہ وار کون ہے؟ اس پر ڈھائی ڈھائی، تین تین کروڑ روپے لگے ہوئے ہیں،

انہوں نے پیسے جیب میں ڈال دیئے ہیں اور تینوں سکیمیں جو ہیں، وہ ٹوپی میں ہیں اور وہ یو این ڈی پی فنڈ میں ہیں۔ ان کا پتہ کرایا جائے کہ اگر Feasible نہیں تھیں، میں نے خود ٹھیکیدار سے بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیراز خان! چونکہ یہ کمیٹی میں جا چکا ہے، آپ کو کمیٹی میں بھی ڈال لیں گے، جو جو آپ کا کولسچن ہے، وہاں وہ کر لیں، اس کو Raise کر لیں پھر۔ ٹھیک ہے جی، اس کو ہم نے کمیٹی میں ڈال دیا ہے۔

میں جعفر شاہ صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ کولسچن 219۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: 219 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 219 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں مختلف مقامات پر ضرورت کے تحت ٹی ایم ایز قائم کی گئی ہیں جن کے دائرہ اختیار میں نچلے درجے کے عملے کی تعیناتی بھی شامل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ٹی ایم اے خوازہ خیلہ میں کل کتنی آسامیاں ہیں، کتنی آسامیوں پر تقرری ہو چکی ہے اور کتنی اب بھی خالی ہیں؛

(ii) PK-85 کی دو یونین کونسلوں فتح پور اور میاندم کو ملازمت میں حصہ دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ بالکل درست ہے کہ ضلع سوات میں مختلف مقامات پر ضرورت کے تحت ٹی ایم ایز جو اب میونسپل کمیٹیز ہیں، قائم کی گئی ہیں جس میں نچلے درجہ (Non PUGF) عملے کی تعیناتی بھی شامل ہے۔

(ب) (i) پرانے نظام (لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001) کے مطابق سوات کی تمام نئی قائم ہوئی ٹی ایم ایز کو نچلے درجہ کی 13, 13 آسامیاں دی گئی تھیں جن پر بھرتی صوبائی حکومت کی منظوری اور ہیڈ کوارٹر ٹی ایم ایز منگورہ کی این او سی سے مشروط کی گئی تھی جس کے مطابق ٹی ایم اے خوازہ خیلہ میں صوبائی حکومت کی منظوری کے بعد صرف ایک بندے (جہانزیب ولد امین) جس کا تعلق مینگورہ تحصیل بابوزئی سوات سے

ہے، کو برطابق حکم نامہ 267/TMA/Khwaza Khela، مورخہ 30-10-2012 کو بھرتی کیا گیا۔ مزید برآں سرپلس پول مینگورہ سے چار اہلکاروں کو کھپایا گیا جبکہ پانچ افراد ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔ 2013 میں نیا نظام (لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2012) نافذ کیا گیا اور صوبائی حکومت نے تمام میونسپل کمیٹیز سے نیا (Orgonagam) مانگ لیا گیا ہے جس پر صوبائی حکومت تیزی سے عملدرآمد میں مصروف ہے۔ (ii) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت نے لوکل کونسل بورڈ کے سروس سٹرکچر میں بہتری لانے کیلئے ماہر کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کی ہیں جس نے فی الحال اپنی عبوری رپورٹ پیش کی ہے جس پر صوبائی حکومت تیزی سے کام کر رہی ہے۔ مذکورہ رپورٹ کی منظوری سے صوبے بھر کے اضلاع میں قائم ڈسٹرکٹ کونسلز اور میونسپل کمیٹیوں کو اپنا قانونی حق مل جائے گا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میرے خیال میں ابھی نئے سیکرٹری صاحب آئے ہیں، حفظ الرحمان صاحب بہت Competent آدمی ہیں، اس نے بہت اچھا جواب دیا ہے، میں کافی حد تک مطمئن ہوں۔ ایک چیز کی مجھے یہاں پر فکر ہے، یہ جو پوزیشن تھی تو تین مہینے تو نگران سیٹ اپ میں گزر گئے، اب چار مہینے اس 'سیٹ اپ' میں گزر گئے اور درجنوں ٹی ایم ایز ایسی ہیں کہ Without staff ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ تیزی سے کام ہو رہا ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کہ یہ بہت جلدی کا کیا مطلب ہے؟ کوئی ڈیڈ لائن ہے؟ چونکہ ابھی ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس آ رہا ہے، اگر یہ اس سلسلے کی کڑی ہو تو یہ تو میرے خیال میں پھر چھ مہینے اور بھی لیٹ ہو جائیں گے کیونکہ ابھی اگر میں اپنی ٹی ایم اے کی مثال دیدوں تو صرف One TMO is recruited over there اور ابھی سوات میں ڈینگلی اور اس قسم کی چیزیں ہیں تو وہ لوگ یہ کام صحیح وقت پر نہیں کر سکتے تو یہ کب تک ہو جائیگا؟ مطلب ہے بہت تیزی سے، تیزی کا مطلب کیا ہے؟

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان، عنایت اللہ خان۔ عنایت اللہ۔

جناب قیوم خان: جناب سپیکر! پہ دہی زما ضمنی سوال دے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

Mr. Inayatullah Khan (Minister for Local Government): Who has the Floor, Sir?

جناب سپیکر: جی۔

Minister for Local Government: Who has the Floor?

جناب سپیکر: جی جی، جی زہ بہ بیبا۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: But he is talking میرے پاس تو فلور نہیں ہے، Somebody else is speaking.

جناب سپیکر: نہیں آپ بات کر لیں، اسکا جواب دیدیں، تو پھر میں اس کے بعد، اگر اس کا کوئی کولسچن رہتا ہو تو اس کے بعد، آپ بات کر لیں، ہاں جی۔

وزیر بلدیات: اچھا سر۔ جی یہ ہے کہ نئے لوکل گورنمنٹ لاء کاڈرافٹ تیار ہو چکا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کینٹ میں اس کو بھیج دیں اور ہماری تو کوشش ہے کہ اسی اسمبلی میں لے آئیں اس کو، تو اسلئے کوئی نئی Exercise کرنے کی بجائے ہم یہ چاہ رہے ہیں، یہ جو 2012 کا ایکٹ ہے، اس کے اندر بڑی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ وہ ٹی ایم ایز اب ختم، They are no more TMAs، ختم ہو گئی ہیں، کمیٹیاں بنائی گئی ہیں، ڈسٹرکٹس کونسلز بنی ہیں، میونسپل کارپوریشن بنی ہے اور ہمارے نئے مجوزہ نظام کے اندر تحصیلیں دوبارہ Restore ہو رہی ہیں جس میں ٹی ایم ایز نہیں گی So وہ جب آئے گا تو میں جعفر شاہ صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہم ان کو Accommodate کریں گے، ان کے Point of view کو Accommodate کریں گے اور وہ اس کو دیکھ لیں اور اس میں بھی Further اگر ان کا کوئی ایشو ہے تو We are ready to resolve it لیکن وہ جو مجوزہ نظام ہے، اس کو ہم بڑی جلدی لارہے ہیں، یعنی میری طرف سے کم از کم وہ فائنل ہو چکا ہے، میں نے جو ڈیپارٹمنٹ کے اندر ڈرافٹ تھا، میں نے اس کو دیکھ لیا ہے، سیکرٹری نے اس کو دیکھ لیا ہے، یعنی آگے ہم اس کو بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ جناب سپیکر! ٹھیک ہے لیکن یہ ہے کہ یہ کب تک آئے گا؟ اسی سیشن میں یہ پیش ہو جائے گا یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس؟

وزیر بلدیات: اسی کے اوپر میٹنگ ہوئی تھی، سی ایم صاحب نے انسٹرکشنز ایشو کی ہیں کہ ایک احتساب کمیشن والا اور لوکل گورنمنٹ والا تو ظاہر ہے ہماری طرف سے تو فائنل ہے، آگے لاء اسٹیبلشمنٹ اور کابینٹ کے اندر جا کر اگر نہیں پھنس جاتا ہے تو ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ اسی سیشن میں اس کو لے آئیں۔

جناب جعفر شاہ: کیونکہ اس کی وجہ سے پورا سسٹم۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: دیکھیں، یہ اسی سیشن کے اندر ہم نہ لاسکے تو پھر میں اور یہ بیٹھ کر ان کا جو مسئلہ ہے، اس کو حل کریں گے جی۔

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں جی، بابک صاحب، سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زہ بہ منسٹر صاحب تہ ہم دا رایاد کرم او بیا حکومت تہ بہ ہم رایاد کرم چہی زما یقین دا دے چہی پہ Ninety days کبھی خود لوکل باڈیز د الیکشن وعدہ د تہول قوم سرہ شوہی دہ او بیا منسٹر صاحب ہم دا وائی چہی ڈرافٹنگ پہ ہغہی باندہی شوہی دے او مخکبھی لاء تہ لیبر لے شوہی دے، زما یقین دا دے چہی Ninety days خو ختمہی شوہی دی خو بیا ہم خومرہ زر چہی کیدے شی پکار دا دہ کہ پہ ہغہی کبھی Plus minus وی یا خہ داسہی خبرہ پکبھی وی، خکہ چہی پہ ڈیرو حوالو باندہی تر کومہی پورہی چہی مونہ پہ اخباراتو کبھی کتلی دی، لا ما پخپلہ مسودہ کتلی نہ دہ خود دا دہ دوی چہی کوم Proposal دے چہی پہ یونین سائڈ باندہی یا پہ ویلج کونسل سائڈ باندہی بہ دا انتخاب چہی دے، دا ڈائریکٹ انتخاب چہی دے، دا بہ غیر جماعتی وی او بیا چہی کلہ خلق منتخب شی، د ہغہی نہ پس بہ بیا د ہغوی سرہ یو Stipulated time وی چہی پہ ہغہی کبھی بہ پولیٹیکل پارٹو کبھی شاملیری نو بہر حال وزیر صاحب د بیا کہ مناسب گنی، د دہی خبرہی د ہم وضاحت وکری چہی دا کوم Format دوی جوہر کرے دے یا دا کوم ڈرافٹنگ دوی کرے دے، دا Proposal چہی دے، آیا چہی دا د Bottom نہ پہ جماعتی سائڈ باندہی دے او کہ نہ پہ

Bottom باندی غیر جماعتی باندی دے او مخکینی بہ بیا ہغہ جماعتی کیبری؟ نو کہ د دہی ہم لڑو وضاحت و کپی نو دیرہ زیاتہ مہربانی بہ وی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ چونکہ یہ سوال تو متعلقہ نہیں ہے، بہر حال پھر بھی آپ۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: زما خیال دے چہی دا ڈاکیومنٹ د ورکنگ گروپ او زما د ڈیپارٹمنٹ د طرف نہ فائنل دے ، But this is not the final document, it has to go to Law, it has to go to Establishment, it has to go to the Cabinet نو دہی وخت کبھی بہ Premature وی چہی زہ دا او وایم چہی خہ پوزیشن دے۔ Proposed draft کبھی ویلج کونسل Non-party basis باندی دے او تحصیل کونسل او ضلع کونسل پہ Party basis باندی دے But میں یہ ایشورنس نہیں دیتا کہ This will be the final decision، May be، کیبنٹ کے اندر Opinion آجائے کہ اس کو Change کیا جائے، اسلئے This is not the final document۔ اگر کیبنٹ کے اندر یہ فائنل ہوتا ہے اور ادھر اسمبلی میں آتا ہے تو آپ کے ساتھ اسمبلی کا فلور موجود ہے، آپ امینڈمنٹ بھی لا سکتے ہیں، آپ کے ساتھ ڈسکس بھی کیا جاسکتا ہے، پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ اور Consensus document اس کو بنایا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر: بلکہ میں۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: یہ ٹائم لائن کی میں بات کروں، ٹائم لائن کی سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم لائن۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: ٹائم لائن کی میں بات کروں، جو ٹائم لائن کا مسئلہ ہے، وہ سپریم کورٹ نے کہا تھا اور الیکشن کمیشن نے پھر سپریم کورٹ کو یہ مطلب اپنی معذوری ظاہر کر دی کہ ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ لیگل پوزیشن یہ

ہے کہ جب یہ لاء پاس ہو جاتا ہے، After the enactment of the Act، آپ کو، 45 days you need for delimitation and it will be a phenomenal exercise جس میں آپ چار ہزار ویلج کونسلز بنائیں گے، And then you need 15 days for appeal، کے خلاف، So you need minimum 60 days for delimitation process. So، اس سے آپ آگے Calculate کریں۔ اگر ہم اس اسمبلی میں اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ اسے پاس

کرائیں It can be done in December otherwise ذرا آگے جائیں گے لیکن میں نے ابھی تک Exact date نہیں دی ہے، میں نے کوشش کی ہے کہ میں بالکل جلد، میں نے کوئی پندرہ مینگنز کی ہیں ورکنگ گروپ کی، بہت کوشش کی ہے، Sincerely کوشش کی ہے کہ اس پراسیس کو میں Expedite کروں لیکن اس میں جو Time constraint تھی، بائک صاحب خود حکومت میں رہے ہیں، He knows the difficulties of the government and rules and regulations، مطلب ان کو پتہ ہے کہ حکومت کے اندر کتنے Blockades اور Checkposts ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی جی، بائک صاحب۔ وہ دوسرے بھی، مولانا صاحب بھی، اگر اس کو ٹائم نہ دیا تو آپ کو پتہ ہے پھر تو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زہ یو منٹ پہ دہی باندھی خبرہ کوم، دا خو ڊیرہ Core issue دہ۔ دا سپیکر صاحب، داسی وہ خنگہ چہ عنایت اللہ خان صاحب خبرہ وکڑہ او بالکل زہ د دوئی سرہ Agree کوم چہ یو ڊیپارٹمنٹ ریفارمرز راولی یا پہ یو سسٹیم کنبی خہ Changes راولی او پہ دہی بالکل پوہہ یو چہ ہغہ د مختلفو مراحلو نہ بہ تیریری او پہ ہغہ باندھی بہ ڊیر ٹائم لگی خو بہر حال د ہغہ جواب خو بہ ہغہ خلق کوی چہ چا پہ Ninety days کنبی د بلدیاتی الیکشن وعدہ کړی وہ، پہ ہغہ باندھی خبرہ نورہ نہ کوم خکہ چہ د Ninety days چہ چا وعدہ کولہ نو پکار دا دہ چہ ہغہ خلق د دہی خبری نہ خبر وے چہ یو ڊرافٹنگ کیری، آیا پہ ہغہ باندھی خومرہ ٹائم لگی؟ دا دویمہ خبرہ چہ مونر کومہ کوؤ سپیکر صاحب، ہغہ دا دہ چہ مونر دا گنو چہ دا ڊیپارٹمنٹ ہم حکومت دے، دا لوکل باڈیز چہ دی، دا حکومت دے، لوکل گورنمنٹ چہ تاسو داسی ڊرافٹنگ کړے دے چہ دیونٹ سائڈ نہ تاسو پہ غیر جماعتی طرز باندھی دا الیکشن کوئی، مونر دا گنو چہ دا نہ صرف د ڊیموکریٹک نہ ہم خلاف خبرہ دہ، یوہ۔ دویمہ دا چہ دا خود سیاسی جماعتونو د کمزور و سبب جو ریری۔ دریمہ دا چہ دا مونر د

جمہوریت خلاف یو سازش گنیو، دا خوبہ ڊیرہ زیاتہ اسانہ خبرہ شی چچی پہ لاندی سطح بانندی به غیر جماعتی (سطح) بانندی خلق منتخب شی او بیا ددی خلقو حکومت دے، بیا هغه خلق۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب! میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں۔ اگر آپ اس پر ایک Proper question put up کریں، جو Procedure ہے تو بہتر ہوگا، ہم اس میں وہ لائیں گے تاکہ آپ کا جو نقطہ نظر ہے اور جو بھی آپ کا اس پہ ہے تو اس پر کر لیں گے۔ میں مولانا مفتی فضل غفور صاحب، رکن صوبائی اسمبلی سے کہتا ہوں کہ وہ اپنا Question raise کریں۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! اس کے متعلق میری ایک بات ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد وہ کر لیں گے۔ مفتی صاحب، مفتی صاحب، مفتی صاحب۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: سر! مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: یہ مفتی صاحب بات کر لیں جی، پھر اس کے بعد، ایجنڈے کو بھی۔

جناب محمد عصمت اللہ: تاسو دومرہ شوم کیریئ مہ جی تائم ور کولو کبھی، دا خو خامخا مونر۔۔۔۔

جناب سپیکر: مونر وایو کنہ، مونر او تاسو خو وایو چچی دا مونخ تائم پہ تائم بانندی کوؤ کنہ۔ جی بسم اللہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: خبرہ داسی دہ جی چچی دا ملک دے یو صوبہ نہ دہ، دہی ملک کبھی ڊیری صوبی دی، زہ وزیر صاحب تہ صرف دومرہ عرض کول غوارم چچی دے پہ هغه خپل مجوزہ شی بانندی داسی انداز کبھی کوشش نہ کوی چچی د هغه تجویز یا د هغه مجوزہ ترقی خلاف ہم د دغه پارٹی خلق پہ بلہ صوبہ کبھی سپریم کورٹ یا عدالتونو تہ چارہ جوئی کوی نو پہ دہی بانندی به مونر گنیو چچی دا دوی ہسی بیا قصداً داسی سسٹیم راولی نو دا 90 دن او بیا دا خو ہسی قوم سرہ به مذاق وی جی خکھ چچی تہ داسی یو ترتیب جو روپی، یو تجویز بانندی روان ٹی چچی پہ بلہ صوبہ کبھی ستا پارٹی د هغی خلاف کورٹ تہ تلل غواری او هغه تجویز پخپلہ تہ دلته کبھی راوری نو دا خو ڊائریکٹ دا خبرہ شوہ چچی ہسی وخت ضائع کول دی نو لہذا ددی خبری د خیال ساتی چچی داسی خبرہ نہ وی چچی تہ د چا

خلاف کورٹ ته ڄي او پخيله ته داسي شه جوڙ ڪري چي بيا خلق ستا خلاف
كورٽ ته ڄي۔

جناب سپيڪر: شاه فرمان خان!

وزير بلديات: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: منسٽر صاحب، منسٽر صاحب۔

وزير بلديات: ڪوئسچن ڪيني سر، يه ضمني سوال نهين هه، يه ڪوئسچن پرڏسڪشن هورهي هه، يه
Rule 48 ڪه تحت نوٽس ڏيڍين، اس پرڏسڪشن هوسڪتي هه اور ميں يه بهي ڪهه رهاهون ڪه يه لاءِ اسمبلي ميں
آر هاهه، يه لاءِ بنا نهين هه، يه ميں نهين پاس ڪرون ڳا، يه اسمبلي پاس ڪرے ڳي اور اس اسمبلي ڪه انڊر آپ ڪا
Input ليا ڳائے ڳا، You come out with your input، آپ اپني امينٽ منٽس لے آئين، آپ
ڪه پارلياماني ليڊرز ڪه ساٿه ڏسڪس ڪيا ڳاسڪتا هه، يه Proposed Law هه، Proposed Law
هه، مير اڻيال هه Proposed Law ڪو اس طرح نهين ڏسڪس ڪيا ڳاتا۔

جناب سپيڪر: مولانا صاحب، مولانا صاحب، اس طرح هه ڪه اڳر آپ۔۔۔۔۔

(شور)

سردار اورنگزيب نلوٿا: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: ايڪ منٽ ڄي، ميں ڏيٿا هون، يه نلوٿا صاحب اس پر بات ڪر ليه ڳه ليڪين ميں ايڪ منٽ ڄي،
نلوٿا صاحب اس پر بات ڪر ليه ڳه۔ مير ي ريكويٽ يه هه ڪه اڳر اس ايشوپر آپ زياده سيريس هين تو آپ
باقاعده ايڪ ڪوئسچن Put up ڪر ليه، ميں آپ ڪو باقاعده وهه بهيچ ڏون ڳاتا ڪه اڳر ڪوئي اس قسم ڪاڏرافٽ هه،
وهه بهي تيار هوجائے۔ تو نلوٿا صاحب۔

جناب سردار حسين: دا دومره دغه چي تاسو ڪوئي، تاسو وگورئي سنده حڪومت ته
چي ڪله هغوي ڊرافٽ جوڙولو نو هغوي پڪيني سول سوسائٽي را اوغوبنتله، په
هغوي ڪيني سياسي قوتونه را اوغوبنتل، دا سنده ڪيني تاسو وگورئي سياسي
جماعتونه ٽول پڪيني ناست وو۔ اوس زمونڊ دا تجويز ڏه، دا تاسو لوڪل باڊيز
چي ڪوم سسٽم جوڙوي، دا دڊي صوبي د پار ه تاسو جوڙوي او ظاهره خبره ده
چي ڪوم جنگ تاسو نن ويني، دا چي تاسو دڊي اسمبلي ته راوڙي، زما يقين ڏه

چھی د دھی نہ به سیوا په دھی باندھی جھگره کیبری، غوره خبره دا ده، بنه خبره دا ده
 چھی سول سائیتی Invite کړی، دا Political elites چھی دی یا دا پولیٹیکل چھی کوم
 فگرز دی یا پارلیمانی لیڈرز دی، د دوی سره یو وارې دا ډسکس کړی، زما
 یقین دا دے چھی دا مسئلې به بیا نه کیبری۔ نو مونږ بخبننه غواړو چھی دا کم از کم
 Proper question نه دے راغله خو په هاؤس کبھی دا مسئله Raise شوہ۔۔۔۔۔

محترمه انیسہ زیب طاہر خیلې: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر، سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، یہ نلوٹھا صاحب بات کر لیں، بالکل آپ کو۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ بالکل میں سمجھتا ہوں کہ ضمنی۔۔۔۔۔

محترمه انیسہ زیب طاہر خیلې: نلوٹھا صاحب! کارروائی میں آپ نے Basically ایک علیحدہ ڈسکشن شروع
 کر دی ہے، یہ بھی Violation ہے، 'کوئسٹنجز آور' ہے، سوال اور سپلیمنٹری ہیں، ابھی ہماری ہند کو میں
 کہتے ہیں "ماں جے نہ جے تے پتر کوٹھے نال پلے" یعنی ابھی لاء آیا نہیں ہے اور آپ لوگ اس کے اوپر،
 (تالیاں) دوسرا سر، میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، جب تک آپ اجازت نہ دیں، مائیک نہیں کھولنا
 چاہیے، آپ نام نہیں لیتے لیکن اس کے باوجود اوپر کوئی بیٹھے ہیں (شور) نہ نہ، No no، جب تک
 Allow نہیں ہو، آپ مائیک نہیں دے سکتے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کی چیئر کو، یہ آپ کی چیئر کو
 جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کے اختیارات کو کمزور کر رہی ہیں بلکہ بڑی عجیب بات ہے جناب،۔۔۔۔۔

(تالیاں / قطع کلامی)

Ms. Aneesa Zeb Tahirkheli: It is not the right way you have
 condemned, you have to condemn (applause) Orderly manner,
 orderly manner. یہ غلط بات ہے جس کو سپیکر صاحب دینگے مائیک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب! بات کریں۔ نلوٹھا صاحب (شور) نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: موقع دے رہا ہوں۔ نلوٹھا صاحب! آپ بات کر لیں۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آپ کی چیز میرے لئے قابل احترام ہے، اپوزیشن کیلئے قابل احترام ہے، اس طریقے سے حکومت کیلئے بھی قابل احترام ہونی چاہیے اور میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بالکل میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ضمنی کونسل میں کوئی تقریر نہیں کی جاتی ہے، صرف انتہائی اہمیت کا حامل یہ کونسل ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت جو بل لارہی ہے، اس میں کچھ اصلاح، اگر یہ ہماری سنیں اور سمجھیں تو کچھ اصلاح ہو جائے کہ ایک طرف آپ غیر جماعتی بنیادوں پر اس الیکشن کو کر رہے ہیں اور پھر اوپر اس کو جماعتی بنیادوں پر کر رہے ہیں تو یہ حکومت کا دوہرا معیار نہیں ہو گا جناب سپیکر؟ اور پھر دوسری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ریکویسٹ کروں گا، میں ریکویسٹ کروں گا اپوزیشن سے کہ اس کے اوپر باقاعدہ کونسل Put up کر سکتا کہ اسمبلی میں باقاعدہ اس پر بحث کر لیں۔ میں مولانا فضل غفور صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنا کونسل Put کریں۔

(شور / قطع کلامیاں)

ایک رکن: تھول مہ و د ریرئی، تھول مہ و د ریرئی۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Question replied۔ دیکھو منسٹر نے باقاعدہ Reply، احمد بہادر صاحب! دیکھو آپ کے جو اپوزیشن لیڈر ہیں، وہ بیٹھا ہے، اس کا مطلب (شور) نہیں دیکھو پارٹی کا، پارٹی کا ایک ڈسپلن ہوتا ہے جو آپ کا لیڈر ہے، وہی بات کرے گا، اگر اس طرح۔۔۔۔۔

(شور)

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب!

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جن پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز ہیں، وہ تو ہیں، اپوزیشن لیڈر ہمارے مہتاب صاحب ابھی نہیں ہیں تو کیا اب ہم بات نہیں کریں گے یا اگر آپ اس طرح کریں گے کہ اس کا مائیک بند کریں، اس کا منہ بند کریں تو وہ بات نہیں کرے گا؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! لاء منسٹر صاحب! یہ بتائیں کہ اس کا باقاعدہ کیا طریقہ ہوتا ہے، اس پر کیا

Comments، آپ اس پر Comments کرتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): بالکل سر۔ سر، میں سمجھتا ہوں جو ہمارے اپوزیشن کے ممبرز ہیں، اگر اپوزیشن سر، مجھے بات تو (شور) سر! (شور) اپوزیشن کے ممبرز (شور/قطع کلامیاں) سر! اگر اپوزیشن کے ممبرز۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ خبرہ زہ واضح کرم، ایک بات میں واضح کروں، میں پوری اسمبلی کا سپیکر ہوں، میرے لئے سب قابل احترام ہیں، سب Respectable ہیں، سب کیلئے میں اٹھا وہ قائم کرونگا۔ (تالیاں) اور میں کوشش کرونگا کہ قانون کے مطابق میں اس فورم کو چلاؤں۔ اگر کوئی ایشوز، Experience wise کوئی پرابلم ہو تو مجھے آپ اس کیلئے معذرت کریں گے لیکن میں کوشش کرونگا کہ سب کو جو یہاں کے قواعد ہیں، اس کے مطابق چلاؤں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لاء منسٹر اگر ایک Proper جواب دیدیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: آپ کسٹوڈین ہیں، آپ ہر ایک کا حق ادا کریں۔

Mr. Speaker: Okay, okay.

وزیر قانون: بالکل سر! اپوزیشن کے ممبران کے اگر جذبات مجروح ہوئے ہیں سر، تو گورنمنٹ کی طرف سے میں اس کیلئے معذرت کرتا ہوں اور یقیناً اس ہاؤس کے آپ کسٹوڈین ہیں (تالیاں) اور یہ آپ کا استحقاق بنتا ہے۔ سر! میری گزارش ہوگی کہ Rule 47 کو دیکھا جائے Prohibition of discussion on question or answer تو اس پہ مزید نہ ہوں، اپوزیشن ممبران سے میری درخواست ہوگی، اگر وہ اس میں Interested ہیں اور واقعی یہ Burning issue ہے تو Rule 48 کے تحت نوٹس دیدیں تاکہ اس پہ Subsequently پھر ڈسکشن ہو سکے۔

جناب جعفر شاہ: سر! دیکھنی زما یو سپلیمنٹری کوئسٹین دے۔

جناب سپیکر: جی جی۔ جی بس آپ آخری بات کریں تاکہ میں Next Question کی طرف جاؤں۔ جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب ارشاد او فرمائیل چچی شیپر میاشتی بہ تقریباً پہ دہی پراسیس بانڈی کم از کم لگی، شیپر میاشتی چچی بہ لگی نو دا دو مرہ تہی ایم ایز۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: وہ ختم ہو گیا سر۔

جناب سپیکر: وہ ختم ہو گیا جی۔

جناب جعفر شاہ: نہیں میں اپنے کولسچن کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ وہاں پہ صرف ایک ٹی ایم او موجود ہے اور کوئی سٹاف نہیں ہے، اگر اتنا عرصہ لگتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے Explain کیا کہ چھ مہینے کی بات نہیں ہوئی ہے۔

جناب جعفر شاہ: نہیں وہ کہتے ہیں کہ تین مہینے، پتہ نہیں کس چیز کے اور 45 دن کس چیز کے؟ تو یہ TMAs will remain without staff for six months، تو یہ بغیر سٹاف کے رہیں گی؟ میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس طرح ہے، میں نے آپ کو۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! ایک منٹ جی، جعفر شاہ صاحب! میں نے ریکویسٹ کی ہے۔

جناب جعفر شاہ: نہیں سپیکر صاحب! میری گزارش۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، میں نے ریکویسٹ کی ہے، میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ اس پہ باقاعدہ کولسچن Raise کریں، وہ میں فلور پہ لاؤنگا تاکہ آپ اس کے اوپر پوری ڈسکشن کریں، یہ بہتر ہوگا تو ابھی Next جاتے ہیں، مولانا فضل غفور صاحب! آپ اپنا جو آپ کا کولسچن ہے۔

جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب! میری یہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، آپ Written notice دیدیں، Written notice دیدیں۔ میں اس کو ڈسکشن کیلئے اوپن کرتا ہوں، آپ Written notice دیدیں۔ مولانا فضل غفور صاحب، مولانا فضل غفور صاحب۔

(شور)

مولانا مفتی فضل غفور: جی شکر یہ، جناب سپیکر۔ یہ سوال نمبر 296۔

جناب سپیکر: جی۔

* 296 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) PK-79 ضلع بونیر میں آبنوشی کی کئی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حلقے میں کل کتنی آبنوشی کی سکیمیں ہیں، ان میں فعال اور

غیر فعال کی الگ الگ اور نامکمل سکیموں کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) ہاں۔

(ب) حلقہ PK-79 ضلع بونیر میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن کے تحت مکمل ہونے والی چالو حالت میں

تمام سکیمیں نیچے List-A میں درج ہیں جبکہ List-B میں غیر فعال سکیمیں ہیں جو کہ پیسکو کی طرف سے

ادائیگی کے باوجود ٹرانسفارمرز کی تنصیبات باقی ہیں:

List-A

Functional Scheme in PHED Buner

S. No	Name of Scheme
01	WSS: Toorwarsak
02	WSS: Daggar
03	WSS: Jowar Bazargai
04	WSS: Bampokha
05	WSS: Ellai
06	WSS: Karapa
07	WSS: Toorwarsak
08	WSS: Nawa Kalay
09	WSS: Ghazi Khani
10	WSS: Banda
11	WSS: Barjokani
12	WSS: Pathora
13	WSS: Jowar Bazargai
14	WSS: Hisar
15	WSS: Khail
16	WSS: Kuza Jangdra

17	WSS: Bara Jangdra
18	WSS: Bagra
19	WSS: Ashizo Maira
20	WSS: Zaga Kadow
21	WSS: Karapa No 2
22	WSS: Bhai Killi
23	WSS: Pira Abai
24	WSS: Kala Khela
25	WSS: Narbatawal
26	WSS: payee Cheena
27	WSS: Ali Sher Banda
28	WSS: Ali Sher Banda
29	WSS: Kingergalai
30	WSS: Ghulo Tangai
31	WSS: Girarai
32	WSS: Hisar Tangai
33	WSS: Shawober Khan
34	WSS: Sultan was
35	WSS: Salarzo Maira
36	WSS: Daggar Maira
37	WSS: Shago Band
38	WSS: Malakpur
39	WSS: Kala Bat
40	WSS: Jowar Kadow Baba
41	WSS: Bampkokha
42	WSS: Babu Khan
43	WSS: Jaffar Koroona
44	WSS: Gagro Inzar Kas (Markandi)
45	WSS: Kitawar naqai
46	WSS: Balongrai
47	WSS: Barjoknai
48	WSS: Rahim Abad

List-B

Non Functional Schemes in PHED Buner

S. No	Name of Scheme	Remarks	Amount to PESCO Cheque No. & date
01	WSS:Khawara Sultan was	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs.187300/- A184613/14 dt:27- 5-2006

02	WSS: Sabar Shah	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 716264/- A 454020/21 dt: 9/4/2011
03	WSS: Balo Khan	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs.581480/- A 460195/96 dt:17-12-2012
04	WSS: Toorwarsak (I&E)	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 580080/- A460195/96 dt: 17-12-2012
05	WSS: Anghapur (I&E)	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 705248/- A 460195/96 dt: 17-12-2012
06	WSS: Kingergalai	Not functioning due to non completion of Electrification work by WAPDA	Rs. 1036248/- A 460123/24 dt: 3/3/2012
07	WSS: Battai	Not functioning due to Electrification from WAPDA	Rs. 452120/- A 460195/96 dt: 17-12-2012
08	WSS: Karapa No 3	Incomplete due to non availability of fund by UNICEF work, like External Electrification, P/Machinery and interlinking yet to be executed	Rs. 16,50,000/- is required for completion of the project

مولانا مفتی فضل غفور: جی شکریہ۔ جناب سپیکر، یہ (الف) کیا وزیر آبنوشی صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ PK-79 ضلع بونیر میں آبنوشی کی کتنی سکیمیں موجود ہیں؟ یہ تو غلط لکھا گیا ہے بہر حال، اور (ب) کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حلقے میں کل کتنی آبنوشی کی سکیمیں ہیں، ان میں فعال اور غیر فعال کی الگ الگ اور نامکمل سکیموں کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: سر، دیکھنے پر زما یو سوال دے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ احمد بہادر خان۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، یو خو زما پہ خیال ما، زہ خو نوے

ہم یمہ، زما پہ خیال زمانن ورو مبنئی یا دویمہ ورغ دہ۔ (تہقہہ) سر، دا وزیر آبنوشی زما پہ خیال سکندر خان دے او ہغہ دلته نشته، کمال دا دے جی، ہغوی تہ بہ یقیناً د دے پتہ وہ چہ سبا بہ پہ ما بانڈی کوئسچنز راجی، ہغوی تہ بہ کیدے شی د دے اطلاع شوے وہ، یو خو پکار دا وو چہ دا ہاؤس دے، ہغہ دومرہ ذمہ وارہ سرے دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں معذرت سے کہتا ہوں، اس کے منسٹر جو ہیں نا، ہمارے شاہ فرمان صاحب ہیں۔

جناب احمد خان بہادر: Okay, okay۔ سر، زما کوئسچن پہ دی باندی ضمنی دا دے چہ دی نہ مخکبئی یو کوئسچن راغله دے 295 سر، پہ هغی باندی هم د دی تیوب ویلو پہ حوالی سره خبری وی، د مظفر سید صاحب کوئسچن وو سر، سر! دا تقریباً لگ بهگ هغی سره تعلق ساتی، زما گزارش د منسٹر صاحب نه دا دے چہ دا کوئسچن د هم دغه ته ریفر کری خکھ چہ زمونر پہ حلقه کبئی ډیری تیوب ویلی داسی دی، ایریگیشن تیوب ویلی داسی دی چہ هغه مونر جو ری کری دی، د هغی د پارہ فنڈنگ شوے دے، هغه هر خه برابر شوی دی یا خو هغه پوره نه دی جو ری شوی، Incomplete پاتہ شوی دی یا هغه جو ری شوی دی خه معمولی کار پہ وجه باندی هغه پوره شوی نه دی نو زما گزارش دا دے جی چہ دا کوئسچن د هم د هغی سره کمیٹی ته ریفر شی جی۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! محترم۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! مجھے ایک منٹ دیدیں، میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، شاہ فرمان خان۔ یہ نلوٹھا صاحب بڑے ہمارے، یہ اس میں سپلیمنٹری کونسلن پوچھنا چاہتے ہیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں ریکویسٹ منسٹر صاحب سے یہ کرنا چاہتا ہوں، جو میرا ضمنی کونسلن ہے کہ پبلک ہیلتھ والے جب کسی ٹیوب ویل کیلئے، کھمبوں اور ٹرانسفارمر کیلئے بجلی کی مد میں واپڈا والوں کے پاس پیسے جمع کراتے ہیں اور وہ خود پبلک ہیلتھ کو ٹرانسفارمر یا کھمبے مہیا کرنے میں دیر کرتے ہیں، ایک سال یا ڈیڑھ سال یا دو سال کبھی کبھی، ابھی جو بتا رہے تھے مفتی صاحب کہ تین سال ہو گئے ہیں، تو جب یہ خود Delay کرتے ہیں اور پھر بعد میں خود واپڈا والے اس کیلئے زیادہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ٹرانسفارمر مہنگا ہو گیا ہے، کھمبے مہنگے ہو گئے ہیں اور پبلک ہیلتھ جب تک ان کو Delay کرنے کی وجہ سے دوبارہ مہنگائی کے پیسوں کا وہ بل جمع نہیں کراتے ہیں تب تک وہ نہیں لگاتے ہیں ٹرانسفارمر اور کھمبے، تو منسٹر صاحب اس کیلئے کوئی لائحہ عمل اختیار کریں گے تاکہ ان کی Delay کرنے کی، ایک تو ٹیوب ویلز کے پائپ اور

یہ ساری چیزیں مشینری، یہ تباہ ہوتی ہے اور پھر وہ اوپر سے نئی ڈیمانڈ رکھتے ہیں کہ جی ٹرانسفارمر مہنگا ہو گیا ہے، کھبے مہنگے ہو گئے ہیں، آپ مزید پیسے جمع کرائیں۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر، یہ اب جلد از جلد کمیٹی بنے گی اور یہ فیصلہ ہو چکا کہ یہ سوال کمیٹی کی طرف جائے گا اور کمیٹی کے اندر یہ سارے جو کوسچیز Raise ہونگے، وہ اس کے اندر حل ہو جائینگے۔ اس سے پہلی بات، احمد بہادر صاحب نے کہا کہ ان کے ایریگیشن کے ٹیوب ویلز کے ساتھ یہ مسئلہ ہے اور یہ اس کوسچین کے ساتھ Club کیا جائے، تو آبنوشی اور آبپاشی میں فرق ہے، میں وزیر آبنوشی ہوں، وزیر آبپاشی سکندر خان صاحب ہیں، اگر آپ کے ایریگیشن کے ٹیوب ویلز خراب ہیں تو آپ Kindly ان سے کہہ دیں، میں آبنوشی کے ساتھ آبپاشی کے ٹیوب ویلز کا مسئلہ Club نہیں کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: مولانا فضل غفور صاحب کا جو کوسچین ہے، اس کا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مولانا صاحب کے سوال کا جواب موجود ہے کہ اس میں Functional اور Dysfunctional سکیمیں انہوں نے Clear کیں، List-A میں Functional سکیمیں ہیں جبکہ List-B میں Dysfunctional ہیں اور اگر مولانا صاحب Satisfied نہیں ہیں تو اس کے اندر بھی انکو آڑی کر سکتے ہیں اور اگر یہ خود سے بتادیں کہ جہاں غلطی ہے، یہ خود مجھے نوٹ کرادیں، میں انکو آڑی آفیسر بھجواؤنگا اور سارا کچھ آپ کے سامنے ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: دیکھنے کی چہی دا کوم Non functional schemes ور کپی دی نو پہ دیکھنے بعضی سکیمونہ دی چہی ہغہ مختلف این جی اوز، مختلفو پراجیکٹونو پہ ہغہ بانڈی انوسٹمنٹ کرے دے او ہغہ Functional نہ دی۔ د ہغہ وجوہات نہ دی معلوم چہی دا ولپی نہ Functional کیبری؟ لہذا زہ د دی موجودہ جواب نہ مطمئن نہ یم او دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ ریفر کر لے شی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ آپ اگر اس کو مطمئن کر سکتے ہیں یا آپ اس کے ساتھ Individual meeting کر سکتے ہیں تو۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ مفتی صاحب اگر اس لسٹ سے مطمئن نہیں ہیں تو یہ میرے ساتھ ملیں، مجھے بتادیں کہ کہاں کہاں غلطیاں ہیں، ان کو مطمئن کرنا میری ڈیوٹی ہے، ان شاء اللہ یہ مطمئن ہو جائیں گے، میں خود ان کے پاس چلا جاؤنگا اور ان سے پوچھ لوں گا کہ مسائل کدھر ہیں؟
 جناب سپیکر: مہربانی۔ کونسل نمبر 225، جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: شکریہ، محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 225۔ محترم سپیکر صاحب، چونکہ موجودہ حکومت یو نومی سسٹم راوستل غواہی نو زما د دی کوٹسچن او د دی Answer افادیت ختم شو، زہ دا Raise کوم نہ، ولہی چہی دا دیونین کونسلو متعلق یوہ دغہ وہ، دا اوس سسٹم نوے راروان دے نو زہ نہ Press کوم۔

(سوال کا متن بمعہ جواب ضمیمہ میں ملاحظہ ہو)

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، پہ دیکھنی زما یو کوٹسچن دے۔

جناب سپیکر: چونکہ اس نے یہ کونسل Put نہیں کیا، اس نے واپس لے لیا تو اسلئے ابھی اس پہ بات نہیں ہو سکتی۔ یہ کچھ لیجبلیشن کیلئے میں وہ کرنا چاہتا ہوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ معزز اراکین نے آج کیلئے چھٹی کی درخواستیں دی ہیں: جناب جاوید نسیم صاحب، ایم پی اے 11-09-2013؛ جناب محمود احمد صاحب، ایم پی اے 13-09-2013 to 11-09-2013؛ جناب عارف احمد زئی صاحب، ایم پی اے 11-09-2013۔ میں فلور سے یہ ریکویسٹ، ان کی جو چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، منظوری کیلئے۔
 اراکین: منظور ہے۔

Mr. Speaker: Thank you.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا
 (Explosives)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Israrullah Khan Gandapur (Minister for Law): Thank you, Sir. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Thank you. The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 29 stand part of Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

(Explosives)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for the passage of the Bill.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Bill, 2013 may be passed at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosive Bill, 2013 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

(Explosives Substances)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

(Explosives Substances)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move for passage of the Bill.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Explosives Substances Bill, 2013 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

وزیر قانون: میں ہاؤس کا اور آپ کا مشکور ہوں۔

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 12 ستمبر 2013ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

سوال نمبر 225 منجانب جناب زرین گل، رکن اسمبلی

سوال: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت صوبے میں بلدیاتی الیکشن کرانے میں سنجیدہ ہے؛

(ب) 27 جنوری 2011 میں کالا ڈھا کہ کی قبائلی حیثیت ختم کر کے ضلع کا درجہ دیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا ضلع تورغر میں ڈسٹرکٹ کونسل اور یونین کونسل کا انتظامی ڈھانچہ مکمل ہو چکا ہے، اگر نہیں تو آیا

حکومت ضلع تورغر کے مقامی عوامی نمائندوں کی رائے لے کر انتظامی ڈھانچے کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے؛

(ii) آیا مذکورہ ضلع میں یونین کونسلز کی حد براری/حلقہ انتخاب مکمل کر لیے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی

جائے؟

جواب: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2012 کے مورخہ 01-01-2013 سے نفاذ کے بعد ضلع تورغر میں

ڈسٹرکٹ کونسل تورغر اور میونسپل کمیٹی جد با کا قیام کیا جا چکا ہے۔ میونسپل کمیٹی جد با کی حدود کا تعین بذریعہ

نوٹیفیکیشن NO.(PDA)LG&RDD/LC-Limits)1-1/2012 مورخہ 21 جنوری 2013

کو ہو چکا ہے۔

(ii) میونسپل کمیٹی کی حدود کے علاوہ باقی تمام علاقہ ڈسٹرکٹ کونسل تورغر کا حصہ ہے تاہم اس میں یونین

کونسلوں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکا۔ جیسے ہی صوبائی حکومت مقامی لوکل کونسلز کی حد بندیوں کے

شیڈول کا اعلان کرے گی، اس کے ساتھ ہی متعلقہ افسران کو حد بندیوں کے قیام کیلئے تعینات کر دیا جائے گا

اور یہ افسران قانون کے مطابق ضلع تورغر میں یونین کونسلوں کی حد بندیوں کا کام مکمل کریں گے۔